
THE
OUDH PUNCH LUCKNOW
Volume X
1925
WISE MAN IS NOT TO BE DICTATED TO BUT HE IS TO DICTATE UNTO OTHERS (ARISTOTLES)
S. Fazlullah Artist

لنڈن ڈائرکٹری

سالانہ شائع ہوتی ہے

پانچ زبانوں میں مقامی اور غیر ملکی کارخانوں اور تاجروں کا ذکر ہوتا ہے لنڈن اور انگلستان کے دیگر شہروں اور سلطنت انگلشیہ آئرلینڈ برطانیہ یورپ افریقہ امریکہ ایشیا آسٹریلیا وغیرہ کے مشہور تجارتی مرکزوں کے

کارخانوں اور سوداگروں

سے براہ راست خط و کتابت اور معاملہ کا بہترین ذریعہ ہے۔ نام و پتہ مع دیگر تفصیلات کے تین ہزار سے زائد تجارتی عنوانات کے ماتحت دیے گئے ہیں جن میں۔

باہر مال بھیجنے والے تاجر

جہاز پر جانے والے مال کی تفصیل اور کالونیل اور بیرونجات کی بازاروں کی تشریح کے ساتھ۔

جہازوں کے راستے

مع بندرگاہوں اور روانگی جہاز کے متعلق دیگر تفصیلات کی تشریح کے موجود ہے جو کارخانے اپنے تعلقات وسیع کرنے چاہتے ہیں یا

ایجنسیوں کے خواہشمند

ہیں ان کا نام و پتہ ایک انچ میں مناسب عنوان کے ماتحت صرف

ایک پونڈ دس شلنگ

میں درج کر دیا جائے گا۔ بڑے اشتہاروں کا نرخ دو پونڈ فی صفحہ ہے جو صاحب مال دساور کی تجارت سے دلچسپی رکھتے ہیں انکے لئے یہ ڈائرکٹری بہت ہی کارآمد ہے اور اسکی ایک جلد صرف دو پونڈ نقد آرڈر کے ہمراہ موصول ہونے پر بذریعہ پارسل روانہ ہوگی۔

لنڈن ڈائرکٹری کمپنی لمیٹڈ ۲۵ ابچرچ لین لنڈن ای سی ۴ انگلینڈ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو { کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ درد پیٹ درد۔ قے۔ دست۔ سنگرہنی۔ انفلوئنزا وغیرہ } کے امراض کے لیے خوش ذائقہ دوائی جو صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں۔

قیمت ۱۰؍ میں سب جگہ بکتا ہے

ددرو گج کیسری — داد کو بالکل جڑ سے کھونے والی لاثانی دوا قیمت ۴؍

بال سدھا — بچوں کی کمزوری کو دور کرکے بدن کو مضبوط فربہ اور پھرتیلا بنانے والی میٹھی دوا قیمت .... ۱۰؍

ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب | بال بہار آنس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ امر چند اینڈ کو لکھنؤ

تعویذ محبت

ہر کسی سے ایک پائی و حرکت لینا [illegible] اگر آپ اپنے سنگدل معشوق یا معشوقہ کے ہاتھ سے تنگ آگئے ہیں تو فوراً آپ ہم سے تعویذ محبت منگا کر بازو پر باندھیے اگر بفضل خدا آپکا معشوق آپ سے تیسرے دن نہ آملے اگرچہ وہ کتنا ہی [illegible] ہو تو مجھے [illegible] ورنہ کام نہ ہونے پر [illegible] کر دوں گا کام نہ ہو روپیہ واپس۔ [illegible] ہدیہ [illegible]

دعا اعجاز قدرت! اسکے ورد سے مقدمات کی فتح اور کنواروں کی شادیاں ہو جاتی ہیں [illegible] ۱۲؍

تعویذ حب! اسکے ورد سے [illegible] ترقی ہوتی ہے [illegible] ۸؍

اصلی کوک شاستر [illegible] اصلی لذت النساء ۱۰؍

اصلی زہر عشق ۸؍ دیوان چرکین ۸؍

کے زیڈ ایچ پوسٹ نانوتہ ضلع سہارنپور

ہر کوئی نیا معاملہ نہیں کہ آپکو سمجھانے کی ضرورت پڑے

[illegible] ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر ودیا شاستری ہنی شنکر گووندجی جام نگر کاٹھیاوار

(ایجنٹ) امر چند اینڈ کو چوک لکھنؤ

ہر بیماری کا علاج خود کر لو

[illegible]

المشتہر منیجر دفتر چراغ حکمت علیگڈھ شہر (یوپی)

فریگرنٹ ٹوتھ پوڈر

دانت کی صفائی اور صحت منظور ہے تو خوشبودار منجن ایس علی حیدر اینڈ سنز کا بنایا ہوا استعمال کرو تین ڈبیہ کی قیمت ۱۵ اور چھ ڈبیہ کی قیمت ۱؍ ایک جن ڈبیہ کی قیمت ۲؍ علاوہ محصولڈاک

المشتہر

علی حیدر اینڈ سنز امروہہ مراد آباد

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامہ عراق

عجب کیپ نظم ہے منگائیے اور شاعر کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی جلد ۱؍ ٹکٹ بھیجیے یا وی پی اور منی آرڈر بھی منظور ہے۔

المشتہر:- منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۰ مضامین غیب نمبر ۳۴
مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۲۵ء

آنریری

لفظ انگریزی ہے مگر فیشن کا خدا بھلا کرے انگریز اگر آج اپنے لیے ایک مصنوعی دُم بھی تجویز کریں تو ہمارے ہندوستانی بھائی دل وجان سے دُم دار بننے پر کمر باندھے تیار بیٹھے ہیں انشاءاللہ کل سے دیکھ لیجیے ہر ایک ہوٹل ہر ایک کلب ہر ایک جلسہ ہر ایک مجمع دم ہلاتا نظر آئے گا۔

ہم ہیں اگلے وقتوں کے آدمی۔ وضع کے پابند آجتک نواب آصف الدولہ کے وقت کا فتیل سوز جسے ڈیوٹ کہتے ہیں گھر میں موجود ہے کیپٹن کو کپتان ایجنٹ کو اجینٹ جنرل کو جنڈیل۔ لارڈ کو لاٹ۔ کہنا ہماری وضع میں داخل ہے کمبخت زبان کسی طرح نہیں پلٹتی مجبوری ہے ہمیں جو کسی نے "آنریری" بنا دیا تو ہم یہی سمجھے کہ آجکل اناڑی کو آنریری کہتے ہیں واللہ اسقدر برا معلوم ہوا جیسے کسی نے گالی دی۔ ہو نہہ! ہم اور اناڑی؟ یہ ہماری خدمتوں کی داد ملی ہے۔ بھلا کوئی ان نام رکھنے والوں سے پوچھے کہ انگریزوں کے منہ سے سیکڑوں لفظ نہیں نکلتے وہ اناڑی نہیں کہتے آنریری کہتے ہیں تو آخر تم تو ہندوستانی ہو تم کیوں اپنی زبان خراب کرتے ہو۔ یارو کسی بھلے مانس کو اناڑی کہنا کس شریعت میں روا ہے۔ خدا سے ڈرو۔

ایک جی یہ کہتا ہے کہ ہو نہ ہو یہ لفظ کچھ اور ہے شاید "آنریری" ہو کیا معنے کہ "آن" فارسی میں "ننگ" کو بھی کہتے ہیں۔ آدمی آنریری اڈیٹر ہو یا آنریری مجسٹریٹ ہو یا آنریری کلکٹر ہو یا آنریری سکریٹری ہو یا آنریری کوئی ہو۔ کسی نہ کسی معاملے میں اسکے کٹنے پر ننگ ضرور چھڑکا جاتا ہے۔ "آن" عربی میں وقت کے ہم معنی ہے۔ آنریری عہدہ داری کی حالت میں وقت کی بربادی ضروری ہے "آن" اردو میں شان یا آبرو کے مرادف ہے لہذا آنریری کے معنے آبروریزی ہیں دوسروں کی نہیں اپنی آبرو کسی نہ کسی وقت ضرور کرکری ہوتی اور خاک میں مل جاتی ہے۔ "آن" عقل کے معنوں میں بھی مستعمل ہے بڑے کی جان کی قسم آنریری کام کرنے والوں کی عقل میں پت جھاڑ ضرور ہوتی ہے چاہے آج ہو یا کل سزا ہے کمبخت اور مفت کی نئے نویسی کرو۔ نہ خاک اٹے نہ خاک پٹے۔ بات تمہارے کی ایسی تیسی اور مونچھوں پر تاؤ دیتے پھرو۔

"آن" کے معنے شراب کے بھی آئے ہیں اور ریختی کو شراب سے اچھا خاصا تعلق ہے حافظ جی کہتے ہیں ؎

اگر شراب خوری جرعۂ فشاں بر خاک
ازاں گناہ کہ نفعے رسد بغیر چہ باک

مگر یہ شراب ہے مفت کی۔ تماشی کو بھی حلال ہے مفت کی لنڈھانا آسان ہے جتنی بھرنا مشکل ہے۔ آن کے معنی ہیں حسن۔ سچ ہے سارا جوبن ڈھل جائے تو ایک ہانک پائے۔ بال پوس کے چاٹکے ہوئے تو جی کا کال بن گئے۔

"آن" ہے حرف اشارہ بعیدہ غیر ذوی العقول کی جانب "آن" سے اشارہ کرتے ہیں پیچھے اب جتنی چیزیں رہی سہی ہیں سب ٹپکا دیجیے پھر بھی۔

"بیچارا لیپا کا لیپا ہاتھ کالے کے کالے" بالقول بوا نصیبن کے۔

"ڈھیں سے پکا موسے آئے تو چھٹے کھا گئے"

"وہ آنریری" "نسی" "ریری" "سی" تب بھی لقب کوئی اچھا لقب نہیں "رے" "نر" کی علامت "ری" مادہ کی علامت چاہے جتنی ہو لی آن بھی دی جان بھی دی پھر بھی "محنت" کے محنت رہے۔ تذکیر تانیث کا امتیاز ہی نہیں جو "رے" سمجھتا ہے وہ تحقیر کرتا ہے جو "ری" سمجھتا ہے وہ گنواری نسل کا حق ادا کرتا ہے:۔

"ٹنی بیلے کی جو تیا بیب کی سلیج"

جو آیا حکومت جتانے لگا۔ یہ کیوں ہوا وہ کیوں کیا۔ حساب دکھاؤ۔ اجازت نامہ پیش کرو۔ یہ صرف ناجائز وہ بے کار ہے۔ الٰہی توبہ خدا دشمن کو بھی "آنریری" عہدہ دار نہ بنائے۔ ہر سے چھدا۔ ہر قدم پر گڈا۔ مطلب کے وقت تو یار لوگ فرماتے ہیں ؎

من نہ گویم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بیں وکار آساں کن

مگر جب اپنی عقل وخرد کے مقدور بھر مصلحت دیکھ بھال کے کام کیا تو الزام کا تھوا سر پر اوندھا دیا گیا۔ ہمت ترے آنریری کی دُم میں۔ آن۔ رے۔ ری۔ اب تنا ری ری ری ری کرتا پھر زندگی برباد گناہ لازم جواب طلبی کے دھڑکے میں رات کی نیند اور چین دے۔ بات تو کسی بھلے مانس کو آنریری کی آنچ میں بھی مین پھنسنے نہ دینا۔ اُن کا ذکر نہیں جن کی نیت خراب ہے۔ جو آنریری عہدہ کسی نیت خام سے قبول کر لیتے ہیں۔

"منہ پہ چھپری لوئی تو کیا کرے گا کوئی"

بڑے بڑے جلسوں میں کھڑے ہو کے مال وقف و مال خلقت ہضم کرنے کے ہتھکنڈے اور بے لاگ طریقے جو ہم کو یاد ہیں سنا دیں گے۔

وہ تو آنریری عہدوں کے لیے منہ پھیلائے رہتے ہیں "اللہ بیج" بلکہ ایسے کام ہر وقت گڑھتے رہتے ہیں جن میں آنریری عہدہ داروں کی ضرورت خواہ مخواہ پیدا ہو۔ ایک شاعر اپنے درد دل کا اظہار یوں کرتا ہے ؎

یہ پوچھا مجھ سے آ کر ایک ناواقف مسلماں نے
کہ لفظ آنریری کے سمجھنے میں ہے دشواری
اسی کی دُم میں اکثر لوگ عہدے باندھتے ہیں
بلا تفریق کے چاہے وہ قومی ہوں کہ سرکاری

کہا میں نے نہیں سرکار کل اقوام عالم میں — ہے مطلب صاف اسکا ایک عورت اور بیکاری
ادائے خدمت مخلوق سے ہو جسکو دلچسپی — پڑا پایا کام کرنے کو جو سمجھے شغل بیکاری
ہے سب سے قیمتی شے وقت ہی اس ارض خاکی پر — اسی کو نذر کر دیتا ہے اک فعل بگوداری
بلا تنخواہ کے لوگوں کا خدمت گار بن جانا — یہی بس کسر نفسی ہے یہی ہیں رواداری
خلوص نیت ہو غرض خدمت کا لیکن جزو اعظم ہے — اگر بہبود نام ہو تو پھر ہے مکاری
شعار اہل ایماں محسنوں کی عزت افزائی — جزا احساں کی احساں ہے بحکم حضرت باری
مگر خود مطلبوں میں آنریری کا ہے یہ مطلب — اک ایسا شخص جسپر فرض ہو سب کی ناز برداری
غلام ایسا کہ مالک قوم کی ہر فرد ہو جسکی — بلا اجرت کا مزدور ناکس کا بیگاری
وہ رہبر دو قدم ہمراہ چلنا جسکے مشکل ہو — وہ لاوارث کا مردہ ہو جو دوش قوم پر بھاری
وہ خود رو گھانس جسکو بیچ ڈالے جسکا جی چاہے — وہ سبزہ جسکی پامالی کو لازم تیز رفتاری
وہ بے دیں فرد جسکا کوئی مذہب ہو نہ ملت ہو — وہ کافر یگانہ بھی قتل جس کا ہیں دینداری
وہ توپی کا ہدف جسپر نشانہ مارنے والے — کریں آنکھوں کو بند اور ہاتھ کی کھلائیں تیاری
وہ اک برگشتہ قسمت خدمت بے لوث کا جسکی — صلہ لعنت ملامت اور نتیجہ ذلت و خواری
وہ اک تصویر کی صورت قلب پہلو میں نہ ہو جسکے — کرے ہر شخص حسب حوصلہ اسکی دل آزاری
وہ جنس بے حقیقت قدر ہو جسکی نہ قیمت ہو — وہ کوڑا جو نکالیں عند الضرورت جسکو بازاری
چڑھا دینے کو قربان گاہ پر اک مفت کا بکرا — کہ جسکا قوم کی منڈی میں مالک ہو نہ بیوپاری
یہ ہے اک مختصر تشریح مطلب کے سمجھنے کو — وگرنہ آنریری میں ہے گنجائش بڑی بھاری

راقم ———

روزگارم بیشتہ بہ نادانی — من نکردم شما حذر بکنید

اطلاع عام بغرض تصفیہ مراتب اشتہار نیلام

بعدالت سب جج بہادر موہن لال گنج مقام لکھنؤ

ابتدائے مقدمہ نمبر ... سنہ ... ۱۲ ستمبر ۱۹۳۵ء پیشی

مقدمہ اجرائے ڈگری ... سنہ ۱۹۳۵ء

پنڈت گنیش بہاری ولد پنڈت بالدت ساکن گولہ گنج لکھنؤ — ڈگریدار

بنام

سورج بخش سنگھ وغیرہ .... مدیونان

بنام سورج بخش سنگھ ولد سومل سنگھ قوم ٹھاکر ساکن و زمیندار موضع ... پرگنہ و تحصیل موہن لال گنج ضلع لکھنؤ۔ مدیون

ہرگاہ کہ مقدمہ مندرجہ بالا میں ڈگریدار نے نیلام جائداد مرہونہ مندرجہ ذیل کی درخواست کی ہے لہذا تم کو اس اطلاع نامہ کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ تاریخ ۱۲ ستمبر ۱۹۳۵ء واسطے طے کرنے مراتب اشتہار نیلام مقرر کی گئی ہے بتاریخ معینہ حاضر عدالت ہو فقط

آج بتاریخ ... اگست ۱۹۳۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

صراحت جائداد نیلام طلب

حصہ ... پائی ... موضع اترولی پرگنہ و تحصیل موہن لال گنج ضلع لکھنؤ

دستخط حاکم بخط انگریزی — مہر عدالت

الخفاشیات

جو پہلا سینہ اور ... کی ... تاباں کی — سمجھ سکو ... تیر بری آہ سوزاں کی
... دل میں ... — ... نہیں اسکو ... کی
جلا و ... کر چمن ... جائے کہاں ہو تم — طبیعت ... تو ہے بیمار ہجراں کی
وہ بلبل ... کرب لگا ... — ... زیب داماں کی
... نصب ... مجلس ... — بہت تاریک ہیں گلیاں ... کی
... حسن کی ... ہو جائے — ابھی سے ... نشو و نما ... کی
خبر ... آگیا ہے — ... تعلیم نسواں کی
وہ ... — نہیں ... ایسے احساں کی
سر جانے ... میں ... دیتا — خدا کرتا کہ دم بھر آنکھ لگ جاتی نگہباں کی
... — ... پھر آئی زمستاں کی
... ہو گیا محکم — وہ ... بہاروں کی
وہ ... اپنے باپ کا داماد لکھتا ہے — ... کیا کرتا ہے ... کی
ابھی ... مجنوں کیا ... — ہے جسکو فکر ... جیب و گریباں کی
ہمیشہ ڈالتے ہیں ہاتھ ... — حکایت سن چکے ہیں حضرت یوسف ... کی
... — ... کی
... — ... کی
کبھی سوزش کبھی ... طوفاں ہے — ... جاپان کی
... — ... کی

بہ حالت ضعف سے خفاش کی اب ہو گئی بار دو

کو دست ... جو سر ... ہے ... بیستاں کی

راقم ——— خفاش کرانی وکیل۔ دکن

مکالمہ

نمبر ۲

سلسلہ ۱۹ اگست ۱۹۳۵ء

حاجی جہالت بند: دیکھیے حضرت حاجی چند اصحاب ہیں آپ کی ہر ایک لفظ کی تائید پر آمادہ ہوں بات یہ ہے کہ میرے مذہبی خیالات ابن سعود سلطان عرب کے عقائد سے ملتے جلتے ہیں کیجیے اس میں ذرا سا تامل نہیں کہ جزیرۂ عرب سے یہود و نصاریٰ نے بلکہ تمام غیر مسلم اشخاص کو نکال باہر کرنا اس وقت کلمۂ توحید کی حفاظت سے زیادہ ضروری ہے۔ اور یہ کہ قبے کسی قبر پر ہونے چاہئیں خواہ وہ پیمبر ہی کی قبریں کیوں نہو۔ وہ شوق سے قبے گرائیں مگر قبے ہرگز نہونے پائے۔ یہاں تک ہم گوارا کر لیں گے کہ جن مسجدوں کی تاریخی اہمیت کسی قدر ... ہو وہ جڑ پیڑ سے اکھاڑ کے پھینک دی جائیں کیا معنی

کیا ہے کہ جس مسجد کا وجود سلف صالح کے زمانہ میں نہ تھا وہ مسجد نہیں وہ تو کھانے کمانے کا ٹھیکہ ہے مثلاً مسجد سیدنا حمزہ یا مسجد جن کی نسبت ہی سے ثابت ہے کہ وہ مسجد خدا نہ تھیں بلکہ جنوں کی اور حمزہ کی مسجدیں تھیں۔ انہیں چڑھاوے چڑھتے تھے اگر یہ کھودی گرائی ڈھائی نہ جاتیں تو ایسے ہی مشرکانہ افعال ان میں ہوا کرتے۔ مسجد کی بنیاد تقویٰ پر ہونا چاہیے ورنہ اُس میں اور مسجد ضرار میں فرق ہی کیا رہے گا۔

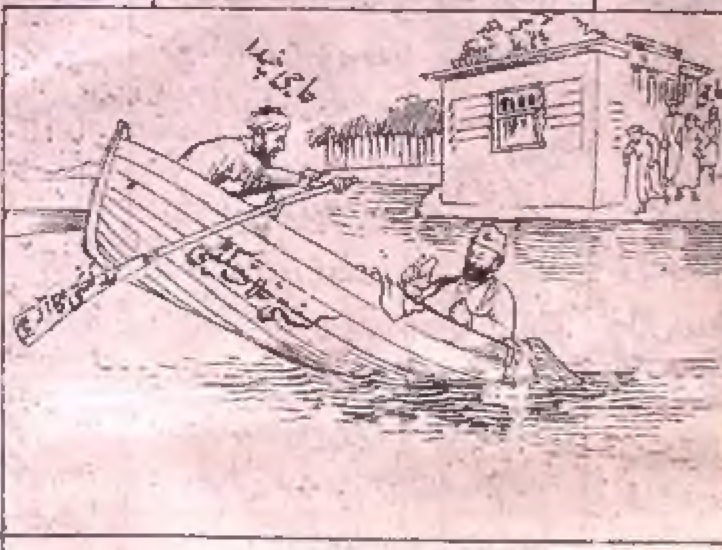
حاجی چندا: لاریب آپ ایک ہوشیار آدمی ہیں۔ مگر توہین کسی قبر کی نہیں کی گئی۔ مثلاً ہمارے نزدیک مکہ میں حضرت خدیجہ کی قبر ثابت نہیں بلکہ حضرت جن کا نام معلوم نہیں مرتے وقت ایک کتاب لکھ کے چھوڑ گئے ہیں کہ جتنی قبریں مکہ میں بنائی گئی ہیں سب فرضی ہیں۔ جب سب قبریں فرضی ہیں تو حدیث مَن زار قبراً بلا مقبور فقد کفر۔ خالی قبر کی زیارت جس میں کوئی دفن نہ ہو کفر ہے اسی حد میں آتی ہیں۔ اس بدعت سیئہ کو ہم تو پسند نہیں کرتے کہ ایسی قبروں کی زیارت کی جائے لوگ آئیں اور انکو عبادۃً بوسہ دیں۔ اس سے تو ان کا نہ ہونا ہی بہتر ہے۔ اور خالی کھود کے چھوڑ دینا کہ پھر وہی شرک و عبادۃ بالتقبیل والبوسہ شروع ہو جائے فعل عبث ہے۔ لہذا ایسی بعض جگہوں کو مزید بنا و ہموار کرنا ہی عین مصلحت ہے۔ یاد رہے بوسہ ایک سخت قسم کی عبادت ہے۔

حاجی وردِ مستدام: ہائے مار ڈالا واللہ ہم تو کہیں کے نہ رہے۔

حاجی سر افگندہ: خیر باشد! کیا ہوا؟

وردِ مستدام: اگر بوسہ عبادت ہے تو جناب اپنی اہلیہ کے عابد ہو گئے۔ اے اللہ اس گناہ کو معاف کر۔ بار ہا بی بی کا منہ چوما ہے۔ کوئی ہفتہ شغل سے خالی جاتا ہے کہ دو چار شیریں شہر عبادت میں نہ کرتا ہوں۔ دو چار جھینگی پر تو ہر وقت چپکے رہتے ہیں۔ ان میں وسطی جس پر لبان کی عبادت بھی ہو جاتی ہے۔ صبح کو قرآن پڑھتا ہوں اور جلد پر بوسہ دیے بغیر اسے نہیں گزرنے دیتا۔

حاجی دہن گندہ: ارے کافر کے بچے لطف... خیر لیجی پروپیگنڈا کرنے والے تھا عرب میں تو ورنہ فوراً تلوار سے گردن جدا کر دیتا کمبخت عبادت میں جورو بچوں کو شریک کرتا ہے۔ خبیث۔ ملعون۔



پیٹو شاہ: ارے رے ڈوبے۔ مجھے تو خیال تھا کہ تمہارے بیانات وزن دار ہوں گے۔

حاجی: جھوٹ کا پلڑا بھاری نہیں ہوتا۔

حاجی وردِ مستدام: صاحبو اتنا تمہارا احسان ہوگا۔ عبادت کے طریقوں میں بوسہ بازی کی سند کسی آیت حدیث سے بتا دو۔ یاد رہے ہم نے تو یہ حدیث سنی ہے کہ ماں باپ کے پاؤں چومنا مباح ہے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ کے پاس ایک شخص آیا اور اُس نے کہا میں نے قسم کھائی ہے کہ جنت کی چوکھٹ اور حور کی پیشانی چوموں گا۔ حضرت نے فرمایا کہ باپ کے پاؤں اور ماں کی پیشانی پر بوسہ دے۔ کہا ماں باپ زندہ نہیں تو کیا کروں۔ فرمایا اُن کی قبروں کا بوسہ لے۔ کہا قبریں پہچانی نہ جائیں تو کیا حکم ہے۔ فرمایا زمین پر دو نشان فرضی قبروں کے بنا اور اُن کا بوسہ لے تیری قسم پوری ہو جائیگی (دُرِ مختار، کفایہ شعبی) خود رسول اللہ بھی اپنے بچوں کو علانیہ پیار کرتے تھے۔

حاجی چندا: سنو جی کفایہ کوئی صحاح ستہ میں داخل نہیں۔ اس قسم کے موضوعات حدیثوں میں بہت گھس گئے ہیں۔ اسوقت غیر مسلم تصرف سے سرزمین عرب کا محفوظ رکھنا بہت ضروری ہے۔

حاجی سر افگندہ: تو حاجی صاحب اسکی مخالفت کون کرتا ہے قبور کھودنے اور مساجد ڈھانے سے یہ مسئلہ طے نہیں ہوتا۔ جو لوگ غیر مسلم تصرف کے حامی و مددگار رہے ہوں گے داڑھیوں میں لعاب بزر قطونا لیے منع کون کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کی حمایت نہ کبھی ہم نے کی تھی نہ آج کرتے ہیں۔ بے غضب خدا کا تمام شرعی قوانین اس انہدام کے کارن مٹائے جاتے ہیں۔ کوئی شخص اپنے باپ یا بیٹے سے محبت رکھتا ہے اُسکی قبر چھت کے نیچے سایہ میں بناتا ہے کوئی اپنے دیگر بزرگوں کی قبر میں بچانے کے واسطے از راہ محبت عمارتیں تعمیر کرتا ہے یہ عمارتیں اور قبریں اُسکی ملک میں ہیں۔ زمین اُس نے خرید کی ہے۔ اپنا روپیہ لگایا ہے آپ اُسے کھود ڈالتے ہیں۔ یہ کیونکر جائز ہے۔

حاجی دہن گندہ: ارے خدا تجھے غارت کرے اسفل السافلین میں پہونچائے۔ قبہ پرستی کی حمایت کرتا ہے۔ ملعون کافر جہنمی۔

حاجی شکم شبدہ: سنو صاحبو۔ اگر قبر پرستی تعبد کی کی روز ہی میں آگ لگ گئی ہے تو کچھ پروا نہیں۔ ہم نے خوب دیکھ بھال لیا کہ اب روٹیاں اسی بہانہ سے نہیں لگی کہ قبریں کھدیں۔ حجاز میں نجدی مسلمانوں کا مال شیر مادر سمجھتے ہیں خوب لوٹ مار ہو رہی ہے خوب پیٹ بھرا جا رہا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ

ہندوستان کی دستی بڑی بڑی خانقاہیں جن میں لاکھوں کا مال ہے، ایسے وسیع خزانے جیسے کہ اجمیر یا دہلی میں ہیں، بادروں کے تصرف میں نہ آئیں۔ مسلمانوں میں تفرقہ تو پڑ ہی گیا۔ پھر اس تفرقہ سے اگر دو چار کوڑی کا روزگار ہم بھی کریں تو کیا نقصان ہے۔ وہ ہو رہیگا۔ ایک پیر بدعت خوار معبود بنا بیٹھا ہے، اسکے جملہ مالی منافع کے مستحق ہمیں اتباع سنت و رواج خالص سلام کی۔ دیسی و لقریب چیزیں ہیں کہ مسلمان ان پر جان ہی دے دینگے۔ روز بروز ہماری جماعت بڑھے گی۔ اسی بہانے سے چندے جمع کرینگے اور خوب پیٹ بھرینگے۔ روضۂ رسول عرب میں ہے ہم یہاں ہیں۔ آخر ہمارا دھندا بھی کسی طرح چلنا چاہیے۔ یہ دوکان اسوقت تک نہیں چل سکتی جب تک ہم ہر خبر کی تکذیب نہ کریں۔

یہ امر آفتاب کی طرح ظاہر ہے کہ تمام خبروں کا کوئی اعتبار نہیں۔ چاہے وہ فلسطین سے موصول ہو چاہے مصر سے، چاہے ایران سے، چاہے عراق سے، چاہے لندن سے۔ کیا مجھے کہ فلسطین میں امیر علی کے بھائی کا اثر ہے۔ وہاں کے مسلمان دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مصر میں انگریزوں کا اقتدار ہے وہ اسوقت چھوٹ ڈلوانے پر آمادہ ہیں۔

ایران کی کچھ نہ پوچھو یہ اس کمبخت فرقہ کا پیرو ہے جو آخری خلیفہ عباسی کے وزیر علقمی کا تھا جس نے خلافت بنی عباس کا دنیا سے خاتمہ کر دیا۔ یہ وہ گروہ ہے جو تیرہ سو برس سے خواہ مخواہ ہر سال گریہ و زاری کرتا ہے حالانکہ گریہ و زاری بحکم لا تحزنوا علی ما فاتکم جو کچھ ہاتھ سے نکل گیا اسپر رنج نہ کرو ممنوع ہے۔ یہ وہ گروہ ہے جسکا شعار تبرا بازی ہے۔ اسکے سنسف ہونے میں کلام نہیں۔ رہا عراق اور لندن تو لندن عراق ہے اور عراق لندن۔ اسکے علاوہ ہم کوئی قاضی نہیں جو شہر کے اندیشہ سے دبلے ہوں۔ دبلا اور کمزور ہونا برا اور حد بھر برا ہے دبلا اور کمزور آدمی جہاد کی قابلیت نہیں رکھتا یہ بھی جانے دو۔ جو کچھ عرب میں ہو رہا ہے اسکے ذمہ دار ہم نہیں ہیں۔ ہمارے دو ہی مقصد ہیں۔ سرزمین عرب کا غیر مسلم اقتدار سے پاک ہونا۔ اور اسکے ساتھ ہی اصنام عرب کے وجود سے خالی ہونا جسے ہم اپنی اصطلاح میں تطہیر کہتے ہیں۔

اور دوسرے یہ کہ ..... ہائے پیٹ۔ وائے پیٹ اتنے بڑے پیٹ کے دوزخ کے لیے عالم بھر کا ایندھن درکار ہے۔ ہندوستان کے بے وقوف مسلمانوں کو اڑوائے بغیر یہ ایندھن میسر نہیں آ سکتا۔ لہذا ہم صبر و سکوت سے کام نہیں لے سکتے جب تک زبان میں طاقت ہے دشمنوں کو جھٹلاتے رہینگے۔ خبروں کی تصدیق اسوقت تک نہیں ہو سکتی جب تک مدینہ منورہ آنکھوں میں سے ایک کو زیارت نہ ہو جائے اور عرب کی راہ کھل جائے۔ چونکہ تکذیب ایک اچھا اوزار ہے بعد راہ کھل جانے اور واقعات کے منکشف ہو جانے کے بھی ہم نہ چھپیں گے نہ شرمائیں گے۔ اسوقت بھی ہماری زبان ہمارے قابو میں رہے گی ہم یہی کہینگے کہ آدم کا اور رسول کا وہم ہے ہم کا سارا الزام مردود نجدیوں اور انکے سردار پر ہے۔ ارے بھائی اگر یہ گھر مقدس ہے تو تم اسمیں کیوں پہنچے تم نے یہاں کیوں پناہ لی دشمن تو گھر پر چڑھ کے اسی لیے آیا ہے کہ جہاں پائے وہاں تمہیں مارے۔ مکہ میں کا نسخہ پرانا ہے آخر دو سال کے بعد مکہ اور طائف کا حال کھلا تو کیا ہوا۔؟

حاجی ورود منذا۔ خدا و ند بس حد ہو گئی۔ آپ سے

استہار نیلام اراضی

حسب ذیل مواضعات علاقہ دکتگری واقع ضلع ہردوئی بذریعہ نیلام بتاریخ ۱۰ ماہ ستمبر ۱۹۲۵ء بمقام کچہری ہردوئی بحضور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع میں بوقت ۱۲ بجے دن کے فروخت کیے جائیں گے۔

نام موضع	خالص منافع
۱- بھدونیا	۹۶۰ [illegible]
۲- اودہ بجہاڑ	۱۶۳۰ [illegible]
۳- تمر آباد	[illegible]
۴- برگدیا	۱۴۳۰ [illegible]
۵- پیپری	۱۸۰۳ [illegible]
۶- اہڑا	۲۳۰۰ [illegible]
۷- گورا	۱۵۵ [illegible]

علاقہ کے دیگر مواضعات بھی اگر کوئی شخص خریدنا چاہے تو لے سکتا ہے۔

جو لوگ دینار دوپیہ منفعت بخش کاموں میں لگانا چاہتے ہیں انکے واسطے یہ اچھا موقع ہے۔ مزید حالات دریافت کرنے کے لیے جنٹل مین صاحب کورٹ آف وارڈس لکھنؤ سے خط و کتابت کرنا چاہیے۔

(دستخط جلد انگریزی)

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (نمونہ عام)

بعدالت دیوانی جناب مولوی سید محمد رشید حسین صاحب بہادر جج ماتحت ہردوئی مقام ہردوئی۔

مقدمہ نمبر ۲۰ سنہ ۱۹۲۵ء

مسماۃ شب کنور بیوہ بہادر سنگھ ٹھاکر ساکن موضع ہیتھی جاپیور پرگنہ سانڈی تحصیل بلگرام ضلع ہردوئی — مدعیہ

بنام

سید مجتبیٰ حسین وغیرہ — مدعا علیہم

بنام سید مجتبیٰ حسین ولد سید جا...حسین ساکن قصبہ سانڈی پرگنہ سانڈی ضلع ہردوئی۔

ہرگاہ مسماۃ شب کنور مدعیہ نے درخواست حسب دفعہ ۲۲ ... ضابطہ دیوانی عدالت ہذا میں گذرانی ہے۔ لہذا تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بوقت ۱۰ بجے بتاریخ ۱۹ ستمبر ۱۹۲۵ء اس عدالت میں حاضر ہوکر درخواست کے خلاف وجہ دکھاؤ۔ اگر ایسا نہ کروگے تو درخواست مذکور تمہاری غیر حاضری میں سماعت کی جائے گی۔

بتاریخ ۲۰ ماہ ستمبر ۱۹۲۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت

وقت حاضری بدفتر دیوانی منصفی ہردوئی ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک۔

دہرہ دون کے تحفے

اگر آپ کو عمدہ اور سستے تحفے مثلاً چونہ، چاول (باسمتی)، پتھر، تعمیری لکڑی منگوانا منظور ہو تو نمونہ اور نرخوں کے واسطے خط و کتابت کر سکتے ہیں۔

المشتہر
منیجر دیرہ دون کو-اوپریٹو ٹریڈنگ کمپنی
محلہ دھاما والا۔ شہر دہرہ دون



کاغذ اخبار :- آؤٹ !"

کھلاڑی :- ہش ! تم لاکھ کہو - ہم تو میدان میں ڈٹے رہیں گے "

کوئی سر برنہیں ہوسکتا۔ آپ سچے اور ہم جھوٹے۔ واقعی جیسا ثبوت آپ چاہتے ہیں دنیا میں کسی امر کی نسبت جیسا نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن تکذیب کے طریقے صرف آپ ہی کو معلوم ہیں یا آپ کے مخالف حضرات بھی اس فن میں کچھ دخل رکھتے ہیں؟

حاجی چندا: ہاں دخل رکھتے ہیں۔ پھر وہ کیسے بنالیں گے یہی نہ کہ وہ ہیں جھٹلائیں گے ہم انھیں جھوٹا بنائیں گے۔ یہی تو ہمارا مطلب ہے اس جھوٹی جھنجول میں اصل معاملہ یعنی شورش اہل نجد و انہدام مساجد و قلع قمع ہوا ہو جائے گا۔ اور آپ دیکھیں گے کہ سوائے خالص مسلمانوں کے اہل بدعت و شرک و رفض ہرگز اپنے قدوم سے اس زمین پاک کو نجاست آلودہ نہ کرسکیں گے۔ جناب مولانا السلطان ابن سعود نے (بقول الف بارہ و دمشق ولاسیرہ) انگلستان سے مطالبہ کیا ہے کہ خبردار ہمارے بیچ میں نہ بولنا تم جانیں اور امیر علی۔ حجاز پر ابن سعود کی سیادت تسلیم کر دینے ۱۹۱۵ء میں جو معاہدہ درمیان نجد و انگلستان ہوا تھا اسکی پابندی ہونی چاہیے۔ بعد تعمیر ارض حجاز و استیصال وجود نحس امیر علی مکہ میں ابن سعود ایک وطنی حکومت کا ڈھانچا تصنیف فرمائیں گے اسکی صدارت ہمیشہ ممدوح کے قبضہ اقتدار میں ہوگی اسکی برطرفی بحالی کا اختیار ممدوح کے ہاتھ میں ہمیشہ رہے گا۔ (اسوقت تک صرف دو چیزیں باقی رہ جائیں گی ایک مسجد مدینہ دوسرے صرف کعبہ کی چار دیواری) جب میدان قبور کے گھونڈوں اور قبتوں کی بلندیوں سے بالکل صاف ہوجائیگا اور بالکل ننگے چہرے کی صورت پیدا کرلے گا حجازیوں پر رونے رولانے والا کوئی نہ رہے گا تو وہ اسوقت ہم کہیں گے کہ ہاں حضرات اب آپ دیکھیے یہاں کوئی بدعت موجود نہیں ہے دیکھ لیجیے ٹھیک ٹھیک شریعت کے اصول کی پابندی کی جاتی ہے۔ رہا شرق اردن عراق فلسطین مصر و کونہ کی نمایندگی کا حق سلطان ری شان کو ہونا چاہیے۔ جسے چاہے جہاں چاہے مقرر کرے۔

صحیح اصلی شرعی اسلامی لقب "ہز مجیسٹی" سلطان کی پگڑی میں بھی اسی طرح ٹھنسی ہو جس طرح کہ امیر کابل و امیر فیصل کے نام کے ساتھ ٹھنسی ہے۔

سلطان ابن سعود کے خلاف جو پروپیگنڈا ہندوستان یا عراق اور دیگر برطانوی مقبوضات میں ہوا ہے اسپر پابندی عائد کی جائے وہابیوں کی شناوقہ کی حیثیت میں رنگ پیش کرتے ہیں۔

حاجی درد مندا: مرگئے۔ ہائے مرگئے اسکے تو یہ معنے ہوئے کہ ہم ہندوستان میں بھی چین سے رہنے نہ پائیں گے؟

حاجی دہن گندہ: چپ ملعون ولدالزنا باپ مار کی توبہ ابھی سے ہنسنے لگی۔ خبیث ابن خبیث لعین ابن لعین۔ شیطان ابن شیطان؟

حاجی سرافگندہ: ہاں بھائی جو چاہے کہ لو ہم تو سننے کے لیے بیٹھے ہی ہیں۔ جو خدا سنوائے گا سن لینگے؟

حاجی گورکھ دھندا: یہی ہیں تو سب باتیں ابن سعود کی گوارا ہیں مگر انھوں نے چھپی شرط ہیں اپنا وہابی ہونا تسلیم کرلیا یعنے وہ وہابی ہیں زندیق نہیں ہیں۔ شبہات دل میں ایسے بیٹھ گئے ہیں کہ کچھ کہتے سنتے بن نہیں پڑتی یہ گورکھ دھندا کھولنا آسان نہیں۔ قبوں کی نسبت شبہ ہے۔ مسجد کی نسبت شک ہے۔ اہل نجد کے افعال پر یقین نہیں مسلمانوں کی تفریق گوارا نہیں۔ خالص اسلام کے رواج پر بھی لعنت ہے۔ غرض جان عذاب میں ہے۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلطان کی شامت آگئی ہے۔ انگریزوں سے بگڑی انکا ناراضگی بعید ہے وہ بڑے بڑے سرکشوں کو انگلیوں پر نچا چکے ہیں انکے ناخن تدبیر بہت تیز ہیں۔

مسلمانوں پر ہر جگہ کوئی نہ کوئی آفت نازل ہے۔ یا اللہ تو ہی کوئی راہ دکھا؟

حاجی درد مندا: مگر ہم تو سنتے ہیں کہ لڑائی میں سلطان ابن سعود کو شکست ہوئی انھوں نے دسویں محرم یعنی عین عید عاشورہ کے روز قبہ مطہرہ مدینہ پر گولے پھینکنے کا خوشگوار فرض مدینہ سے تین کیلومیٹر کے فاصلہ پر شہر کے ادا کیا مگر اہل حجاز نے انھیں مار بھگایا (فلسطین کا تار بنام شیخ مشیر حسین)؟

حاجی دہن گندہ: ارے تیرے منھ میں جہنم کی لکڑ پر سنگ تطف نا تحقیق۔ شریفی نمک خوار۔ چپ! بھلا شیران دشت نجد پر شغالان اہل حجاز چیرہ دست ہوسکتے ہیں؟ توبہ کرابلیس۔ دیاری۔ جماعتی۔ رزوالتی۔ کمالتی۔ یہ بالکل جھوٹ ہے قادیان دنیدار۔ مجاہدین شعار مدینہ کو گھیرے ہوئے پڑے ہیں۔ شکست کی خبر کی تکذیب لاہور کا غازی اخبار کرچکا ہے اپنے باپ بریلی والوں........؟

حاجی سرافگندہ: حاجی صاحب آپ بہت ترانی کر رہے ہیں۔ آپ کو شاید اس بات پر غرور ہوگا کہ اب تک آپ گالیاں بکتے رہے اور کسی شریف نے آپ کے منھ میں لگام نہیں چڑھائی۔ میں سر جھکا کے جو گالیاں دینا شروع کروں گا تو واللہ آپ ناچنے لگیں گے۔ یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ آپ کے مقابلہ میں دوسرا شخص گالیاں دینے کی قابلیت نہیں رکھتا۔ اہل غور و فکر نہایت عمدہ گالیاں تصنیف کرسکتے ہیں جو شاید آپ کو خواب میں بھی نہ سوجھیں۔ آپ تو ہیں ابن سعود کے غلام بلکہ اُسکی لونڈی کے احتلام آپ زیادہ حد سے نہ بڑھیے تو اچھا ہے؟

حاجی چندا: ہاں ہاں بھائیو لڑائی جھگڑائی نہ کرو۔ اسکے عوض صرف تم یہی کرو کہ جو خبر آئے کہ دو جھوٹ ہے۔

حاجی درد مندا: ابھی خبروں کا جھٹلانا بھی تو سوقت مشکل ہے۔ خلافت کمیٹی بیت المقدس کے تار پر حاشیہ لکھتی ہے کہ مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر نجدی فوجیں ہیں۔ اب آپ خیال کرلیجیے ذری اپنے دل میں سمجھ جائیے کہ مدینہ کے گنبد خضرا پر چھوٹی چھوٹی گولیاں مارنے والے کون ہوسکتے ہیں وہی دیان فروش! حجازی۔

ایک صاحب ابن سعود کو جھوٹ بولنے کی چالیں سکھاتے ہیں یعنے تار دلوانا چاہتے ہیں کہ دیکھو خبردار

دیسا ہو کر تم روضہ کے ساتھ گستاخی کرو۔ یار کچھ بوجھ کے دیکھو حجازیوں سے سابقہ ہے یہ گویا تو زور روضہ پر برسا ئیں گے اور نام لینگے تمہارا لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ہر گولے کے ساتھ جسے تم مدینہ کی طرف روانہ کرو کسی نہ کسی معتبر گواہ کو بھیجو اور جب مدینہ خالی ہو جائے تو دیکھیلے نہ جانا اور چار بھلے مانسوں کو ساتھ لے جانا۔

حاجی گورکھ دھندا، ہائے بس جی چاہتا ہے سر پیٹ لوں دیکھیے اب یہ چال چلی جارہی ہے کہ شیعوں اور سنیوں میں جوتی چلواو۔ ایرانی وہابی کو برا بھلا کہو۔ باہروں کو صلواتیں سناؤ جس لہجہ کو گالیاں دو۔ ابن علقمی کا دور سنیوں کو یاد دلاؤ آخر شیعہ منہ میں زبان رکھتے ہیں اور ان کی زبان تو ویسے قینچی کی طرح چلتی رہی۔ کچھ نہ کچھ کہینگے ضرور۔ اور منہ سے بجا پچ علی اور کہنگے تتے کا دریا کھلا۔ ان ہونق میں لڑائی ٹھن جائے گی اور سعودی دیکھینگے سرچھپوں پر اپنی جان کی قسم یہ بھی گورکھ دھندا ہے اور خواجہ حسن نظامی کی ذات بھی گورکھ دھندا ہے۔ کہیں مولانا سید طاہر سیف الدین کا سازشی معاملہ تو نہیں ہے؟ داؤد زید علیہ السلام! ابھی کیا تمہاری بھی کرامات ہے!

باقی آئندہ

راقم

ہم سے جو کوئی پوچھے تو حاجی سے ڈرتے ہیں

مولانا پنچ کی نوٹ بک

گنا ہوز ا ہر بیچارہ آ خر جیست حیرانم

تا حال ہمارے محترم دوست سید حبیب شاہ ایڈیٹر سیاست سے کوئی خطا خلافت کمیٹی کے حق میں سرزد نہیں ہوئی نہ ابن سعود کو انھوں نے برا بھلا کہا۔ بلکہ ایک طرح کی ستائش کرتے رہے۔ مدینہ اور مکہ سے متعلق جو مختلف قسم کی خبریں آئیں اُنھوں نے بے کم و کاست چھاپیں سعودیوں کے خلاف جو خبریں آئیں وہ بھی اُن حاشیوں سمیت چھاپ دی گئیں جو معتبر حضرات کے اُن پر چڑھائے

بیت المقدس سے پہلے جو خبر بذریعہ رائٹر آئی تھی اُس پر اعتبار نہیں کیا گیا اور دوسرا تار دیا گیا اس تار کا جواب جو کچھ آیا اُس میں درج تھا کہ میاں کا قصور نہیں جو کچھ کیا وہ بی بی نے کیا پتے گولا نہیں گولیاں گنبد پر پڑی ہیں باقی خیریت ہے ایک سید حبیب صاحب کیا ساری دنیا یہی سمجھی کہ خبر کی اصلیت یہ ہے اُن بیچارے نے صاف صاف لکھ دیا کہ نجدیوں کی جانب سے آثار متبرکہ و رسول کی اہانت ہوئی اور یہ خبر سچی ہے۔ سید صاحب کی اتنی بڑی غلطی عفو کے قابل نہ تھی انھیں بی بی اور میاں دونوں کی گستاخی چھپانی چاہیے تھی لہٰذا اس جرم کی پاداش میں زبان اور قلم سے سید صاحب کے خلاف بیانی کے ساتھ کام لیا جارہا ہے سید ہونے کی وجہ سے وہ شریف ضرور ہیں اور عرب میں اولاد رسول کا لقب شریف ہے) قبریں مسمار ہوئیں تو انکے بزرگوں کی۔ اگر وہ ابن سعود کی طرفداری نہیں کرنا چاہتے تو کیوں اُن سے بازپرس کی جاتی ہے۔ سید حبیب شریفی انکے باپ شریفی۔ انکے دادا شریفی۔ اُن کی ہفتاد پشت شریفی۔ وہ سے جھکتے ہیں تو گھٹنے کی جانب۔ اُنکا غصہ بجا ہے۔ اُنھوں نے حق پوشی نہیں کی تو خوب کیا۔ شرافت کے معنی یہی ہیں۔ اس حق گوئی کو حزب الاحناف سے سازش کرنے پر محمول کرنا حماقت ہے۔ اور بفرض محال یہی ہو تو یہ ایک مبارک سازش ہے۔

المختصرات

غریب سیٹھ چھوٹانی کل روپیہ خلافت کمیٹی کا ادا کرنے کے بعد خائن سمجھے جاتے ہیں مگر جو اب تک مال خدا نخیر ڈکار لیے ہضم کر رہے ہیں وہ خائن نہیں ہیں وارث حقیقی ہیں۔

ریف کی گتھی نہ ہسپانیہ کے سلجھائے سلجھتی ہے نہ فرانس کے۔ ادھر دروزیوں نے شام میں الگ ناطقہ تنگ کر دیا ہے۔ لڑکوں کے ساتھ

چلی چھپا کھیلنے کا نتیجہ اور کیا ہوتا؟ کوئی ہے؟ جو شریف علی سے کہہ دے کہ آپکے بلاد مسٹر مولانا محمد علی صاحب تیز لگا گھونٹے آتے ہیں شیشوں پر در بر ٹیوب پیسٹ رکھ یہ حملہ غار جا ہونے سکا تو زو جہا فرصہ ہوگا۔ اس مالائق نے روضہ نبویہ پر خود ہی گولیاں چلی ہیں جرم کھل گیا۔ ابن سعود کو معلوم نہ تھا تو اُسے بھی اب بذریعہ تار اطلاع ہو جائے گی اہل سنہ بہت باخبر ہیں۔

خدا جانے بعض حضرات اہل قلم فحاشی اور گالی گلوچ میں اپنے تئیں یگانہ دہر سمجھتے ہیں جو دوسروں کو بچھو سنھو بناتے ہیں اور اسقدر بیوقوف ہیں کہ وہ دوسرا بھی منہ میں زبان رکھتا ہے اگر اس نے بھی

"......کا نطفۂ احتلامی وغیرہ کہا تو کیا ہوگا ......"

سمجھ لیجیے تحفۂ رسل کی قوم میں پھر کمیشن کا کھٹکا بند ہو گیا۔ اس کمیشن بازی کے یہ معنی ہیں کہ ابھی آب و ہوا کا انتظار ہے۔ کہتے ہیں کہ ترکوں نے منطق سے کام لینے کی جگہ تیہا اور جذبہ دکھایا مگر بھی لیگ آف نیشن میں اس غصہ کے طرفدار کافی تھے ہاں کیوں نہیں ؎

انکی آتا ہے پیار پر غصہ ٭ ہم کو غصہ پہ پیار آتا ہے

ہر حال اُلجھاوے میں اس مسئلہ کا پڑ جانا "اچھی مجوتا بھلا" کی دلیل قوی ہے۔ غصہ پر پیار کرنے والے سلامت رہیں۔

مہاراجہ صاحب بہادر محمود آباد کے متعلق بجز سوائے ایک گمنام و بے اثر معمولی پرچہ کے اور کسی نے بیجا تعصب کا الزام نہیں لگایا خواہ ہندو ہو یا مسلمان شکر ہے کہ انکا عہد وزارت نہایت کامیابی اور حسن کے ساتھ بسر ہو گیا۔ لیکن لکھنؤ کا مشہور ٹمپا اخبار تہ ہی وثوق کے ساتھ جتنا کر ڈنڈی سنبھالنے میں کام آتا ہے کہتا ہے "...... کہ مہاراجہ صاحب محمود آباد کی جگہ راجہ سرا مپال سنگھ ہوم ممبر ہونگے جن کی ذات بیجا تعصب کے لئے نام شہرت رکھتی ہے اگر